S_1996_6_110_113

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

جے۔ایس۔پریہار

بنام۔

گنپت ڈگر اور دیگر۔ان

11 ستمبر 1996

کے۔راما سوامی، فیزان ادین اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

سروس کا قانون:

راجستھان سول انجینئرنگ سروسز (پبلک ہیلتھ برانچ)-انجینئروں کی سنیارٹی لسٹ-جو ماضی کے اثرات کے ساتھ تیار کی گئی ہے-عدالت عالیہ کی جانب سے سنیارٹی لسٹ کو نئے سرے سے تیار کرنے کی ہدایت کے ساتھ کالعدم قرار دی گئی-سنیارٹی کی نئی فہرست تیار کی گئی-توہین کی کارروائی شروع کی گئی-واحد جج ہدایات دے رہا ہے-ریاست کی طرف سے اپیل-ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ یہ اپیل توہین عدالت عالیان ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت قابل قبول نہیں ہے بلکہ لیٹرز پیٹنٹ اپیل کے طور پر واحد جج کی ہدایات کو خارج کر دیا گیا-اپیل پر فیصلہ دیا گیا کہ واحد جج توہین عدالت عالیان کی کارروائی میں میرٹ کی بنیاد پر معاملے پر غور کرنے کے لیے اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کر رہا تھا، جو جائز نہیں ہے-ڈویژن بنچ نے اپنے اختیارات کا صحیح استعمال کیا۔راجستھان عدالت عالیہ آرڈیننس کی دفعہ 18 کے تحت واحد جج کی غلطی کو درست کرنے کے لیے-چونکہ ڈویژن بنچ نے پہلے ہی معاملے کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا، اس لیے ریاست کے لیے اپیل کرنا ضروری نہیں تھا۔

توہین عدالت عالیان ایکٹ 1971 میں۔

دفعہ 12، 19-توہین عدالت کی کارروائی-واحد جج کیس کی خوبیوں میں جانا اور ہدایات دینا-جائز نہیں-راجستھان عدالت عالیہ آرڈیننس کی دفعہ 18 کے تحت واحد جج کی غلطی کو درست کرنے کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے عدالت عالیہ کا ڈویژن بینچ-منعقد ہوا، ڈویژن بینچ نے ایسا کرنے میں جواز پیش کیا، کیونکہ دفعہ 19 کے تحت اپیل قابل قبول نہیں ہے-راجستھان عدالت عالیہ آرڈیننس دفعہ 18۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کے دیوانی اپیل نمبر 96-12494

راجستھان عدالت عالیہ کے 1995 کے D.B.C.S.A نمبر 1-2 اور D.B.C.L کے فیصلے اور حکم سے لے کر 1995 کے .A نمبر 40 تک۔

اپیل کنندہ کے لیے سشیل۔کے۔جین۔

جواب دہندہ کے لیے ارونیشور گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ہم نے دونوں طرف کے وکیل کو سنا ہے۔

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں 1995 کی خصوصی دیوانی اپیل نمبر 1 اور 2 میں دیے گئے 3 اپریل 1996 کے ڈویژن بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔یہ تنازعہ راجستھان سول انجینئرنگ سروسز (پبلک ہیلتھ برانچ) میں انجینئروں کی سنیارٹی لسٹ تیار کرنے سے متعلق ہے۔ڈبلیو پی نمبر 560/79 میں 6 اکتوبر 1988 کے حکم نامے کے ذریعے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے ترمیم شدہ قواعد کے لحاظ سے پچھلی تاریخ کے اثر سے تیار کی گئی سنیارٹی لسٹ کو غیر آئینی قرار دے دیا۔اس کے مطابق اس نے فہرست کو کالعدم قرار دے دیا اور سنیارٹی کی فہرست کو نئے سرے سے تیار کرنے کی ہدایت کی تاکہ اس بنیاد پر انٹرسی سنیارٹی کا تعین کیا جا سکے اور اپیل گزاروں کو مقررہ وقت کے اندر ترقی دی جا سکے۔اسی حکم کا اعادہ 9 ستمبر 1989 کے ایک اور ڈویژن بنچ کے حکم کے ذریعے کیا گیا جو ڈبلیو پی نمبر 1074/80 میں دیا گیا تھا۔22 مارچ 1990 کے حکم نامے میں اس کا مزید اعادہ کیا گیا۔جب سنیارٹی لسٹ تیار ہونے لگی تو توہین عدالت عالیان ایکٹ 1971 (مختصر طور پر "ایکٹ") کی دفعہ 12 کے تحت توہین عدالت عالیان کی کارروائی شروع کی گئی۔قابل واحد جج نے سنیارٹی کی خوبیوں پر غور کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ جواب دہندگان نے جان بوجھ کر عدالت احکامات کی نافرمانی نہیں کی اور مندرجہ ذیل ہدایات دیں:

" گیانیشور کے معاملے میں، ان ترامیم کی صرف پچھلی نظر کو چیلنج کیا گیا تھا اور اس لیے ڈویژن بنچ کے فاضل ججوں نے یہ محسوس کیا کہ کیلاش چند گوئل کے معاملے میں ان ترامیم کی پچھلی نظر کو پہلے ہی غیر قانونی قرار دیا گیا ہے اور اس لیے اسے نئے سرے سے اس طرح کا اعلان نہیں کیا گیا تھا۔اس معاملے میں، جن نوٹیفکیشنز میں ترامیم متعارف کرائی گئی تھیں، انہیں چیلنج نہیں کیا گیا تھا بلکہ صرف ان کی ماضی سے متعلق سوچ کو چیلنج کیا گیا تھا اور اس لیے گیانیشور کے معاملے میں اس عدالت فیصلے کا کوئی جواز نہیں ہے۔اس معاملے میں اٹھائے گئے تنازعہ کا احاطہ کیلاش چند گوئل کے معاملے (سپرا) میں اس عدالت فیصلے میں کیا گیا ہے اور کیلاش

چند گوئل کے معاملے میں، اعتراض شدہ نوٹیفکیشن ضمیمہ 5 سے 6 کو مکمل طور پر کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور اس لیے، درخواست گزار کی سنیارٹی کا تعین کیلاش چند گوئل کے معاملے (سپرا) میں اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایات کی بنیاد پر کیا جانا ہے اور اسی کے مطابق ترقی دی جانی ہے۔ یقیناً، یہ بالکل منصفانہ اور معقول معلوم ہوتا ہے کہ غیر درخواست کنندگان کا اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایات کی نافرمانی کرنے کا ارادہ نہیں تھا جو انہیں پیش کیے گئے قانونی مشورے کی وجہ سے اور گیانیشور کے معاملے (سپرا) کی بنیاد پر کیلاش چند گوئل کے معاملے (سپرا) میں دیے گئے فیصلے کی کچھ تشریحات کی وجہ سے اور چونکہ اس وجہ سے غیر درخواست کنندگان کے ساتھ کچھ الجھن پائی جاتی تھی، وہ اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکے۔ تاہم، غیر درخواست گزاروں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ کیلاش چند گوئل کے معاملے (سپرا) میں اس عدالت ڈویژن بنچ کے ذریعے دیے گئے فیصلے کے تناسب کو نافذ کرتے ہوئے اس عدالت تاریخ 1 کے حکم کی تعمیل کریں اور سنیارٹی لسٹ کیلاش چند گوئل کے معاملے (سپرا) کے فیصلے میں دی گئی ہدایت کے مطابق تیار کی جانی چاہیے اور اسی کے مطابق ترقی دی جانی چاہیے۔ اگر اس حکم کی آج سے چھ ماہ کی مدت کے اندر تعمیل نہیں کی جاتی ہے، تو درخواست گزار غیر درخواست گزاروں کے خلاف نئے سرے سے توہین عدالت کی درخواست دائر کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔"

ریاست نے ان ہدایات کے خلاف اپیل دائر کی تھی۔ اپیل کی پائیداری پر ابتدائی اعتراض لیا گیا اور دلائل بھی پیش کیے گئے۔ ڈویژن بنچ نے ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت اپیل کو قابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا کہ اپیل لیٹر پیٹنٹ اپیل کے طور پر قابل قبول ہوگی کیونکہ واحد جج کی طرف سے جاری قابل ہدایت راجستھان عدالت عالیہ آرڈیننس کی شق (18) کے معنی میں فیصلہ ہوگی۔ اس کے مطابق ڈویژن بنچ نے واحد جج کی طرف سے جاری قابل ہدایات کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس طرح یہ اپیلیں خصوصی رخصت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

سوال یہ ہے کہ: کیا قابل واحد جج کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے خلاف اپیل ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت قابل قبول ہے؟ ایکٹ کے دفعہ 19 میں تصور کیا گیا ہے کہ "توہین عدالت لیے سزا دینے کے اپنے دائرہ اختیار کے استعمال میں عدالت عالیہ کے کسی بھی حکم یا فیصلے کے حق کے طور پر اپیل عدالت کم از کم دو ججوں کی بنچ میں ہوگی"۔ لہذا، دفعہ 19 کے تحت اپیل ہوگی پھر عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کو استعمال کرتے ہوئے توہین کرنے والے کو سزا دینے کا حکم منظور کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں، نتیجہ یہ نکلا کہ جواب دہندگان نے جان بوجھ کر حکم کی نافرمانی نہیں کی تھی۔ لہذا، عدالت عالیہ کے احکامات کی خلاف ورزی پر مدعا علیہ کو سزا

دینے کا کوئی حکم نہیں ہے۔اس کے مطابق، دفعہ 19 کے تحت اپیل جھوٹی نہیں ہوگی۔

پھر سوال یہ ہے: کیا ڈویژن بنچ سینئرٹی کی فہرست کو دوبارہ تیار کرنے کے لیے فاضل واحد جج کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کو کالعدم قرار دینے میں درست تھا۔اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل، مسٹر ایس کے جین کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ جب تک کہ فاضل جج تین بنچوں کی طرف سے مقرر کردہ قانون کی روشنی میں سنیارٹی لسٹ کی تیاری میں حکومت کے فیصلے کی درستگی پر غور نہیں کرتا، تب تک فاضل جج اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا کہ آیا مدعا علیہ نے جان بوجھ کر یا جان بوجھ کر عدالت احکامات کی نافرمانی کی تھی جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2 (بی) کے تحت بیان کیا گیا ہے۔لہذا، عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کو لازمی طور پر اس سوال کی خوبیوں میں جانا پڑتا ہے۔ہمیں نہیں لگتا کہ دلیل اچھی طرح سے مبنی ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ، تسلیم شدہ طور پر، جواب دہندگان نے 2.7.1991 پر سنیارٹی لسٹ تیار کی تھی جس کے بعد پروموشنز کی گئیں۔سوال یہ ہے کہ: کیا یہ جاننے کے لیے کہ آیا سنیارٹی لسٹ توہین عدالت کی کارروائی میں جائزہ لینے کے لیے کھلی ہے، آیا یہ سابقہ بنچوں کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک بار جب عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی بنیاد پر حکومت کی طرف سے کوئی حکم منظور ہو جاتا ہے، تو مناسب فورم میں ازالہ طلب کرنے کے لیے بنائے نالش ایک نیا سبب پیدا ہوتا ہے۔سنیارٹی لسٹ کی تیاری غلط ہوسکتی ہے یا صحیح ہوسکتی ہے یا ہدایات کے مطابق ہوسکتی ہے یا نہیں۔لیکن یہ متاثرہ فریق کے لیے عدالتی جائزے کے موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے بنائے نالش ایک نیا سبب ہوگا۔لیکن اسے حکم کی جان بوجھ کر خلاف ورزی نہیں سمجھا جا سکتا۔توہین عدالت کی کارروائی میں عدالتی جائزے کو دوبارہ استعمال کرنے کے بعد، فاضل واحد جج کی طرف سے سنیارٹی لسٹ کو دوبارہ تیار کرنے کے لیے نئے سرے سے ہدایت نہیں دی جا سکتی۔دوسرے لفظوں میں، فاضل جج توہین عدالت کی کارروائی میں میرٹ پر معاملے پر غور کرنے کے لیے دائرہ اختیار کا استعمال کر رہا تھا۔ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت اس کی اجازت نہیں ہوگی۔لہذا، ڈویژن بنچ نے راجستھان عدالت عالیہ آرڈیننس کی دفعہ 18 کے تحت اختیار کا استعمال کیا ہے جو کہ واحد جج کا فیصلہ یا حکم ہے، ڈویژن بنچ نے فاضل واحد جج کی غلطی کو درست کیا۔لہذا، ریاست کے لیے یہ ضروری نہیں ہو سکتا کہ وہ فاضل واحد جج کے فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل دائر کرے جب کہ معاملہ پہلے ہی ڈویژن بنچ کے قبضے میں تھا۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔متاثرہ فریق کے لیے یہ کھلا ہوسکتا ہے کہ وہ ریاستی حکومت کی تیار کردہ سنیارٹی لسٹ کی درستگی پر حملہ کرے، اگر وہ کسی مناسب فورم میں عدالت عالیہ کی طرف

سے جاری کردہ ہدایات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، اگر انہوں نے ایسا مشورہ دیا ہے۔ بنا اخراجات کے۔

جی۔این۔

اپیلیں مسترد کردی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24